



## سوال

(903) مسئلہ تقلید کے متعلق کافی مدت سے دل میں خلش سی رہتی ہے الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گزارش ہے کہ مسئلہ تقلید کے متعلق کافی مدت سے دل میں خلش سی رہتی ہے امید ہے کہ بحیثیت عالم ہونے کے اور {وَأَنَا السَّئِلُ فَلَا شَيْءَ} کے پیش نظر بندہ کی دلجوئی فرما کر مسئلہ سمجھنے میں تعاون فرمائیں گے مسئلہ تقلید ائمہ مجتہدین رحمہ اللہ کے متعلق اپنا یعنی جو حق سمجھتے ہیں عندیہ تحریر فرمائیں کہ تقلید ائمہ مجتہدین رحمہ اللہ کن وجوہات و دلائل کی وجہ سے حرام ہے یا کہ تقلید کے اقسام مختلف ہیں اور ہر قسم کا حکم جدا جدا قرآن و سنت سے واضح فرمائیں امید واثق ہے کہ آپ محروم نہ فرمائیں گے ہو سکتا ہے کہ بندہ کے اشکال دور ہو جائیں اور صراط مستقیم کی مکمل شرح سامنے آجائے؟ اگر جواب نہ ملا تو قیامت میں بندہ آپ پر دعویٰ کرے گا کہ ان بزرگوں نے مجھے مطمئن نہ کیا تھا۔

مدرسہ دار التوحید والسنہ منڈیالہ تیکہ ضلع

السائل الاحقر: محمد عبداللہ راشد

گوجرانوالہ

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جناب راشد صاحب! \

اما بعد! ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ نماز عصر کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے تقلید سے متعلق سوال کیا ہے تو جواباً گزارش ہے کہ پچھلے دو ماہ شوال اور ذوالقعدہ میں بندہ اور حضرت القاضی شمس الدین صاحب (زادہ اللہ تعالیٰ مجد او شرفاً) کے درمیان اس موضوع پر بات چیت ہوتی رہی مناسب معلوم ہوا کہ اس بات چیت کی ایک نقل آپ کو ارسال کر دی جائے کہ آپ بھی اس کا مطالعہ فرمائیں تاکہ مسئلہ کے دونوں پہلو آپ کے سامنے آجائیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کے مطالعہ سے آپ کے اشکال بھی دور ہو جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے اشکال دور فرمائے۔

آپ کا ارسال کیا ہوا جوابی لٹافہ اور حضرت قاضی صاحب مدظلہ اور بندہ کے مابین بات چیت کی ایک نقل حاضر خدمت ہے چنانچہ اسے واپسی رسید لگا کر آپ کی طرف رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام

ابن عبدالحق بقلہ ۸ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے عریضہ لکھا تھا آپ نے احسان فرمایا کہ کاغذات متعلقہ با مسئلہ تقلید بندہ کو رجسٹری کر دیے ان سے کافی فائدہ ہوا مگر جیسا کہ آپ جانتے ہیں ان کاغذات سے خالی الذہن آدمی کو کچھ حاصل نہیں ہونا یعنی کہ آپ تقلید کو کیا سمجھتے ہیں اور اس کے دلائل کتاب و سنت سے کیا ہیں تاکہ مسئلہ پوری وضاحت سے سامنے آجائے اور مجھ جیسے کم مایہ کو حقیقت کے سمجھنے میں آسانی ہو سکے بندہ صرف مسئلہ سمجھنا چاہتا ہے تاکہ ذہنی الجھن سے نجات مل جائے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہے کہ بندہ کو بعض دوستوں سے پتہ چلا ہے کہ آپ بات سمجھانے میں پوری کوشش فرماتے ہیں بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن و حدیث سے واضح فرمائیں تاکہ بندہ پوری طرح مطمئن ہو سکے اور یہ کہ تقلید کی وہ کون سی صورت ہوگی جو درجہ حرام تک پہنچے گی یا ہر طرح کی تقلید ایک حکم رکھتی ہیں۔ بندہ کل بروز جمعہ گھر سے واپس آیا تو جناب والا کی طرف سے رجسٹری پہنچی ہوئی تھی دیکھ کر خوشی ہوئی مگر جب پڑھی تو بات ادھوری معلوم ہوئی جس کی وجہ سے دوبارہ گزارش پیش کر دی۔

والسلام : السائل : محمد عبداللہ  
مدرسہ دارالتوحید والسنتہ منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ

راشد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب راشد صاحب! زادنی ا تعالیٰ وایاک علما نفا و عملا صا حجا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام بعد ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ قبل از نماز ظہر آپ کا دوسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ”بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن و حدیث سے واضح فرمائیں۔“

جواباً گزارش ہے کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جاسکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں تقلید کے دو معنی آپ کے سامنے آچکے ہیں جن سے ایک تو حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا بیان فرمودہ ہے جبکہ دوسرا ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ پھر حضرت قاضی صاحب زید مجدہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر بندہ کے اعتراضات بھی آپ کے پاس پہنچ چکے ہیں تو اب مسئلہ کو سمجھنے کی صورت یہ ہے کہ آپ تقلید کے ان دونوں معنوں اور بندہ کی طرف سے حضرت قاضی صاحب طول عمرہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر وارد کردہ سوالات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اگر آپ بذات خود ان دونوں معنوں سے درست معنی کا فیصلہ نہ کر پائیں تو ماشاء اللہ حضرت قاضی صاحب مدظلہ ابھی بحیات ہیں آپ ان سے دریافت فرمائیں ان دونوں معنوں سے کون سا معنی درست اور کون سا نادرست ہے؟ کیونکہ اس طرح خالی الذہن آدمی کے لیے تقلید کے حکم کو سمجھنے تک بسولت رسائی حاصل ہو جاتی ہے توقع کی جاتی ہے کہ آپ اس نہج پر چلیں گے اور ضرور بالضرور تقلید کے ان دونوں معنوں پر گہرے غور و فکر کے بعد بندہ کو اپنی رائے گرامی سے مطلع فرمائیں گے تاکہ ہم تقلید کے حکم کو سمجھنے کی طرف قدم آگے بڑھا سکیں۔ فقط والسلام : اس دوسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ ابن عبدالحق ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آج بروز سوموار، ۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۶ اکتوبر 1981 بوقت دوپہر جناب کی طرف سے نوازش نامہ بندہ تک پہنچا مگر پڑھنے کے بعد دل نے یہی کہا اے بسا آرزو کہ خاک شدہ مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جاسکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال و جواب کی طرف اشارہ فرمایا تو اس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈالنے کی بجائے آپ

خود اپنا معبود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے لہذا مسائل کو اور حضرات کے بیان کی طرف بھیجے کی بجائے خود آپ اپنے پاس سے نسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرمادیں جب ان سے سوال کروں گا تو ان کے بیان فرمودہ معنی اور حکم کو دیکھ لیا جائے گا زیادہ مفید صورت یہی ہے کہ آپ بیان فرمادیں کیونکہ اگر اس طرح دیگر حضرات علماء عظام کے بیان کردہ معنوں کو دیکھنے لگیں تو بات بلاوجہ طول پکڑتی ہے کہ پہلے ان کے معنی دیکھو پھر ان کی تشریحات الخ بندہ نے یہ لفظ دونوں مسلک (حنفی اہل سنت اور اہلحدیث) کے علماء کی کتب میں دیکھا ہے دونوں ہی اس کی بعض صورتوں کو جائز اور بعض کو ناجائز وغیرہ لکھتے ہیں مثلاً فتاویٰ نذیریہ ص ۹۷، اجابوز تقلید المفضول مع وجود الافضل الخ تو اس سے معلوم ہوا کہ تقلید کا کوئی معبود معنی مسلک اہلحدیث میں بھی جائز ہے اسی قسم کے اشکالات کی وجہ سے بندہ نے سوال کیا تھا کہ اس تقلید ائمہ کی مکمل تشریح سامنے فرمادیں جس میں لازماً تقلید کا معنی اور مکمل تفصیلی حکم داخل ہے اور آپ نے جو پہلے کاغذات بھیجے تھے ان میں آپ کی طرف سے تقلید کا معنی نظر سے نہیں گزرا بندہ کو مخالف نہ سمجھیں حقیقت سمجھانے کی پوری کوشش فرمائیں شاید اس سے دین کا فائدہ ہو۔ والسلام : محمد عبداللہ راشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب! زادنی ا تعالیٰ وایک علمانا فاعملوا صابحا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد! ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۱ قبل از نماز ظہر آپ کا تیسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ میری دوسری تحریر پڑھ کر لکھتے ہیں ”مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف مسئلہ کی حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جا سکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال وجواب کی طرف اشارہ فرمایا تو اس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈالنے کی بجائے آپ خود اپنا معبود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے“ الخ

جواباً گزارش ہے کہ بندہ نے یہ طریق سائل کو ”لمبے چکر“ میں ڈالنے کے لیے نہیں صرف اسے مسئلہ کی حقیقت معلوم کروانے کی خاطر اختیار کیا ہے چنانچہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے۔ ارشاد النحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی رحمہ ۱ ص ۲۶۵ لکھا ہے ”التقلید العمل بقول من لیس قولہ احدى الخ بلایحیہ“ یعنی ”تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول جتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو“ (تحریری بات چیت - بندہ کی تحریر نمبر ۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرمادیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیر چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

یہ انداز صرف اور صرف آپ کو سمجھانے کی خاطر اختیار کر رہا ہوں ورنہ آپ کے سوال کے جواب میں تو صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضح درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمائیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہ ہی کردی جائے گی۔ اس تیسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام ابن عبدالحق یکم محرم ۱۴۰۲ھ

محترمی و مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے صرف مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے جناب محترم کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا تاکہ معلوم ہو جائے کہ تقلید کس کو کہتے ہیں اور آپ نے نوازش فرمائی کہ سابقہ گفتگو کے کاغذات روانہ فرمائے ان سے کچھ حاصل نہ ہوتا تھا بندہ نے دوبارہ لکھا آپ نے پھر اسی تحریر کی طرف اشارہ فرمایا بلکہ تیسری بار بھی اسی گفتگو کے کاغذات سے کچھ عبارات نقل فرمادیں مگر آپ میری گزارش پہ خدا جانے کیوں توجہ نہیں فرماتے شاید مجھ سے لکھنے میں غلطی ہو جاتی ہے جس سے مطلب بگڑ جاتا ہے مکرمی 1 میں نے یہی لکھا تھا کہ تقلید کا لفظ مسلک اہل حدیث اور مسلک حنفی دونوں بزرگوں کی کتب میں موجود ہے بلکہ فتاویٰ نذیریہ سے یہ عبارت بھی لکھی تھی ”سبوز تقلید المفضول مع وجود الافضل“ جب یہ لفظ دونوں مسلکوں میں موجود ہے تو آپ سے اسی لفظ کی تعریف آپ کے اپنے مسلک کے مطابق پوچھی تھی مزید گزارش ہے کہ بدیہ الہدی ص ۱۱۰ میں ہے ”لا بد للعامة من تقلید

الغنائیؑ نیز کتاب سیدی والی ص ۳۷۵ میں سے ملتے جلتے تقریباً الفاظ ہیں تو اب میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ ان جماعت اہلحدیث کے بزرگوں کی تصدیقات کی روشنی میں تقلید کی تعریف اور اقسام مفصل بیان فرما کر عند اللہ ما جو رہوں تاکہ مسائل کے اشکالات رفع ہو جائیں اور حقیقت حال اجاگر ہو جائے بندہ کو ادھر ادھر بھیجنے کی بجائے خود ہی مطمئن فرمادیں تاکہ بات آسانی سے سمجھ آجائے۔ السائل محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید

والسنہ منذیالہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب زادانیؑ تعالیٰ وایک علما ناغوا و عملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد ۱۳ محرم ۱۴۰۲ھ بعد از نماز عصر آپ کا جو تھا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ نے اپنی تیسری تحریر میں لکھا: ”آپ اپنے پاس سے تسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرمادیں“ تو بندہ نے اس کے جواب میں لکھا۔ ”آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ”ارشاد النحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ”التقلید العمل بقول من یس قولہ ائدی الحج بلا حجة“ یعنی ”تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول جتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو“ (تحریری بات چیت۔ بندہ کی تحریر نمبر ۳ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرمادیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھنا کوئی تیجہ خیر چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے“

نیز بندہ ہی نے لکھا ”حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضعہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمائیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشانہ ہی کر دی جائے گی“

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہو چکا ہے واللہ علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل و علا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقمہ آپ کو بھیج دیا جائے۔

حضرت الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور عقیدہ علم غیب سے متعلق جو کچھ آپ نے کسی بزرگ سے سنا وہ ہمارا مسلک نہیں اس جو تھی تحریر کو بھی واپسی کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام ابن عبدالحق بقلم ۵ محرم ۱۴۰۲ھ

مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گزارش ہے کہ بندہ نے جو مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے کوشش کی کافی حد تک اس میں ناکامی نظر آرہی ہے اور بات کو حل کرنے کی بجائے طول دیا جا رہا ہے البتہ اس دفعہ آپ نے لکھا ہے کہ بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشانہ ہی کر دی جائے گی مکرمی اب بات کو مزید طول نہ دیں اور اپنا نظریہ اور معنی تقلید مع مدلل حکم تحریر فرمادیں آپ سے تقلید کا معنی اس لیے متعین کروایا ہے کہ یہ لفظ آپ کے مسلک کی کتب میں بھی موجود ہے چنانچہ فتاویٰ نذیریہ ص ۷۹ ج ۱ میں ہے کہ افضل کی موجودگی میں مفضول کی تقلید جائز ہے اور ہدیت المہدی ص ۱۱۰ میں ہے کہ عامی کے لیے تقلید علماء ضروری ہے اور کتاب سیدی والی ص ۳۷۵ میں ہے ائمہ اہل سنت میں سے کسی ایک امام کی تقلید کو جو بغیر کسی تعین کے ہو واجب قرار دیتے ہیں اور مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں اور ان کو (یعنی عوام الناس) تقلید سے چارہ بھی نہیں اجتہاد و تقلید ص ۵۶ علماء اہلحدیث کی ان تصدیقات کے پیش نظر اب آپ اپنا نظریہ بیان فرمادیں تاکہ مجھے سمجھنے میں آسانی رہے اور تقلید کا ایسا معنی فرمادیں جس کو فریقین تسلیم کرتے ہوں آگے تفصیل میں گرچہ اختلاف ہو اور یا دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کا نظریہ ان علماء اہلحدیث سے ہٹ کر ہو یعنی تقلید کسی صورت بھی جائز نہیں حرام ہے اور تقلید کا میرے نزدیک یہ معنی ہے جس کی وجہ سے یہ ہر حالت میں حرام ہے اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں اس دفعہ ضرور تکلیف فرما کر اس عقہہ کو حل فرمادیں تاکہ حق بات کھل کر سامنے آجائے شاید اس میں دین کی بہتری ہو اور مجھ جیسے ناکارہ کو بات سمجھ آجائے۔



دار التوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع

والسلام : محمد عبداللہ راشد

گوجرانوالہ 21/11/81

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب زادنی ا تعالیٰ وایک علما نا فا و عملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد! ۲۵ محرم ۱۴۰۲ھ بعد از نماز ظہر آپ کا پانچواں گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ”اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں“ محترم اپنی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دینا ادھر ادھر بھیجنا نہیں چنانچہ میری چوتھی تحریر کو ایک دفعہ پھر پڑھیں اس میں آپ کو ادھر ادھر نہیں بھیجا گیا صرف اپنی سابقہ تحریروں کا حوالہ دیا گیا ہے آپ کی سہولت کے پیش نظر اپنی چوتھی تحریر کو نیچے درج کر رہا ہوں :

”آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ”ارشاد النحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ”الْتَقْلِيدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ اَعْدَى النَّحْلِ بِلَا حُجَّةٍ“ یعنی ”تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول جتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو“ (تحریری بات چیت - بندہ کی تحریر نمبر ۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرمادیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے“

نیز بندہ ہی نے لکھا ”حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمائیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں بدلے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشانہ ہی کر دی جائے گی“

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہو چکا ہے واللہ علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل و علا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقمہ آپ کو بھیج دیا جائے۔ اس پانچویں تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام ابن عبدالحق بقلم ۲۶ محرم ۱۴۰۲ھ

[مولانا عبداللہ صاحب راشد اور حافظ عبدالمنان صاحب نورپوری کے درمیان تحریری گفتگو میں قاضی شمس الدین صاحب اور حافظ صاحب کی تحریری گفتگو کا حوالہ ہے اس لیے اس تحریر کو یہاں درج کیا جاتا ہے]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قاضی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کا سوال ہے امید ہے جناب جواب دے کر اس کی تسلی کریں گے سوال یہ ہے حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید قرآن و حدیث کی رو سے فرض ہے یا واجب ہے یا سنت؟

نیز جو شخص حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید نہیں کرتا وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں کیسا ہے؟

ماسٹر محمد خالد ۲۱ شوال ۱۴۰۱ھ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

حضرت القاضی (۱)

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ

ایک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کوئی واجب نہیں کہتا اور نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت { **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبْنَا لِلنَّاسِ وَمَا يُغْتَنَبَنَّ إِلَّا الْمُتَلَوْنَ** } خلاصہ یہ کہ مثالوں پر عمل کرنا تو سب لوگوں پر واجب ہے اور ان کو سمجھنا صرف علم والوں کا کام ہے۔ تو دوسروں پر واجب ہے کہ ان سے پیچھے کران پر عمل۔ شمس الدین

حضرت الحافظ (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ کی بات ہے کہ جناب محمد خالد صاحب نے وجوب تقلید کے اثبات میں حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا ایک فتویٰ بندہ کو دکھایا اور اس پر کچھ لکھنے کا مطالبہ کیا جسے اس نے قبول کر لیا۔

تو حضرت قاضی صاحب اپنے اس فتویٰ میں لکھتے ہیں ”نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت 1 { **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبْنَا لِلنَّاسِ وَمَا يُغْتَنَبَنَّ إِلَّا الْمُتَلَوْنَ** } 2 [اور یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کے واسطے اور ان کو سمجھتے وہی ہیں جن کو سمجھ ہے]

اہل علم کو معلوم ہے کہ جب تک دعویٰ میں مذکور الفاظ کے معانی متعین نہ ہوں اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ دعویٰ مدعی کی پیش کردہ دلیل سے ثابت ہو بھی رہا ہے یا نہیں اور الفاظ دعویٰ کے معانی مدعی ہی متعین کیا کرتا ہے یا پھر اس کا کوئی وکیل۔

لہذا جناب ماسٹر صاحب سے اپیل ہے کہ وہ حضرت قاضی صاحب سے ان کے اپنے ہی دعوے میں مذکور الفاظ تقلید، نفس تقلید اور وجوب کے معانی متعین کروائیں کہ وہ اس مقام پر تقلید، نفس تقلید اور وجوب سے کیا کیا معانی مراد لے رہے ہیں تاکہ جائزہ لیا جاسکے آیا ان کا دعویٰ ”نفس تقلید کا وجوب“ اللہ تعالیٰ کے قول { **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبْنَا لِلنَّاسِ وَمَا يُغْتَنَبَنَّ إِلَّا الْمُتَلَوْنَ** } سے ثابت ہوتا بھی ہے یا نہیں؟

ابن عبدالحق بقلمہ سرفراز کالونی حجتی ٹی روڈ گوجرانوالہ ۲۳ شوال ۱۴۰۱ھ

حضرت القاضی (۲)

جناب راشد صاحب! بسم اللہ الرحمن الرحیم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد! ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ نماز عصر کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے تقلید سے متعلق سوال کیا ہے تو جواباً گزارش ہے کہ پچھلے دو ماہ شوال اور ذوالقعدہ میں بندہ اور حضرت القاضی شمس الدین صاحب (زادہ اللہ تعالیٰ مجد او شرفا) کے درمیان اس موضوع پر بات چیت ہوتی رہی مناسب معلوم ہوا کہ اس بات چیت کی ایک نقل آپ کو ارسال کر دی جائے کہ آپ بھی اس کا مطالعہ فرمائیں تاکہ مسئلہ کے دونوں پہلو آپ کے سامنے آجائیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کے مطالعہ سے آپ کے اشکال بھی دور ہو جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے اشکال دور فرمائے۔



آپ کا ارسال کیا ہوا جوابی لٹافہ اور حضرت قاضی صاحب مدظلہ اور بندہ کے مابین بات چیت کی ایک نقل حاضر خدمت ہے چنانچہ اسے واپسی رسید لگا کر آپ کی طرف رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام

ابن عبدالحق، بقرہ ۸ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے عریضہ لکھا تھا آپ نے احسان فرمایا کہ کاغذات متعلقہ با مسئلہ تقلید بندہ کو رجسٹری کر دیے ان سے کافی فائدہ ہوا مگر جیسا کہ آپ جانتے ہیں ان کاغذات سے خالی الذہن آدمی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا یعنی کہ آپ تقلید کو کیا سمجھتے ہیں اور اس کے دلائل کتاب و سنت سے کیا ہیں تاکہ مسئلہ پوری وضاحت سے سامنے آجائے اور مجھ جیسے کم مایہ کو حقیقت کے سمجھنے میں آسانی ہو سکے بندہ صرف مسئلہ سمجھنا چاہتا ہے تاکہ ذہنی الجھن سے نجات مل جائے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہے کہ بندہ کو بعض دوستوں سے پتہ چلا ہے کہ آپ بات سمجھانے میں پوری کوشش فرماتے ہیں بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن و حدیث سے واضح فرمائیں تاکہ بندہ پوری طرح مطمئن ہو سکے اور یہ کہ تقلید کی وہ کون سی صورت ہوگی جو درجہ حرام تک پہنچے گی یا ہر طرح کی تقلید ایک حکم رکھتی ہیں۔ بندہ کل بروز جمعہ گھر سے واپس آیا تو جناب والا کی طرف سے رجسٹری پہنچی ہوئی تھی دیکھ کر خوشی ہوئی مگر جب پڑھی تو بات ادھوری معلوم ہوئی جس کی وجہ سے دوبارہ گزارش پیش کر دی۔

والسلام : السائل : محمد عبداللہ  
مدرسہ دارالتوحید والسنہ منڈیالہ ٹیکہ ضلع گوجرانوالہ

راشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب! زنادی! تعالیٰ وایاک علمانا فاعملنا صابحا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ قبل از نماز ظہر آپ کا دوسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ”بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن و حدیث سے واضح فرمائیں۔“

جواباً گزارش ہے کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جاسکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں تقلید کے دو معنی آپ کے سامنے آچکے ہیں جن سے ایک تو حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا بیان فرمودہ ہے جبکہ دوسرا ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ پھر حضرت قاضی صاحب زید مجدہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر بندہ کے اعتراضات بھی آپ کے پاس پہنچ چکے ہیں تو اب مسئلہ کو سمجھنے کی صورت یہ ہے کہ آپ تقلید کے ان دونوں معنوں اور بندہ کی طرف سے حضرت قاضی صاحب طول عمرہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر وارد کردہ سوالات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اگر آپ بذات خود ان دونوں معنوں سے درست معنی کا فیصلہ نہ کر پائیں تو ماشاء اللہ حضرت قاضی صاحب مدظلہ ابھی بحیات ہیں آپ ان سے دریافت فرمائیں ان دونوں معنوں سے کون سا معنی درست اور کون سا نادرست ہے؟ کیونکہ اس طرح خالی الذہن آدمی کے لیے تقلید کے حکم کو سمجھنے تک بسولت رسائی حاصل ہو جاتی ہے توقع کی جاتی ہے کہ آپ اس نبج پر چلیں گے اور ضرور بالضرور تقلید کے ان دونوں معنوں پر گہرے غور و فکر کے بعد بندہ کو اپنی رائے گرامی سے مطلع فرمائیں گے تاکہ ہم تقلید کے حکم کو سمجھنے کی طرف قدم آگے بڑھا سکیں۔ فقط والسلام : اس دوسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ ابن عبدالحق ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آج بروز سوموار، ۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ مطابق ۲۶ اکتوبر 1981 بوقت دوپہر جناب کی طرف سے نوازش نامہ بندہ تک پہنچا مگر پڑھنے کے بعد دل نے یہی کہا اے بسا آرزو کہ خاک شدہ مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جا سکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال و جواب کی طرف اشارہ فرمایا تو اس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈلنے کی بجائے آپ خود اپنا معبود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے لہذا سائل کو اور حضرات کے بیان کی طرف بھیجنے کی بجائے خود آپ اپنے پاس سے تسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرما دیں جب ان سے سوال کروں گا تو ان کے بیان فرمودہ معنی اور حکم کو دیکھ لیا جائے گا زیادہ مفید صورت یہی ہے کہ آپ بیان فرما دیں کیونکہ اگر اس طرح دیگر حضرات علماء عظام کے بیان کردہ معنوں کو دیکھنے لگیں تو بات بلاوجہ طول پکڑتی ہے کہ پہلے ان کے معنی دیکھو پھر ان کی تشریحات لے بندہ نے یہ لفظ دونوں مسلک (حنفی اہل سنت اور اہلحدیث) کے علماء کی کتب میں دیکھا ہے دونوں ہی اس کی بعض صورتوں کو جائز اور بعض کو ناجائز وغیرہ لکھتے ہیں مثلاً فتاویٰ مذیریہ ص ۴۹، اجابوز تقلید المفضول مع وجود الافضل لرح تو اس سے معلوم ہوا کہ تقلید کا کوئی معنی معبود معنی مسلک اہلحدیث میں بھی جائز ہے اسی قسم کے اشکالات کی وجہ سے بندہ نے سوال کیا تھا کہ اس تقلید ائمہ کی مکمل تشریح سامنے فرما دیں جس میں لازماً تقلید کا معنی اور مکمل تفصیلی حکم داخل ہے اور آپ نے جو پہلے کاغذات بھیجے تھے ان میں آپ کی طرف سے تقلید کا معنی نظر سے نہیں گزرا بندہ کو مخالفت نہ سمجھیں حقیقت سمجھانے کی پوری کوشش فرمائیں شاید اس سے دین کا فائدہ ہو۔ والسلام : محمد عبداللہ راشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب! زادنی ا تعالیٰ وایک علمانا فاعوا عملا صالحا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۱ قبل از نماز ظہر آپ کا تیسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ میری دوسری تحریر پڑھ کر لکھتے ہیں ”مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف مسئلہ کی حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جا سکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال و جواب کی طرف اشارہ فرمایا تو اس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈلنے کی بجائے آپ خود اپنا معبود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے“ لرح

جواباً گزارش ہے کہ بندہ نے یہ طریق سائل کو ”لمبے چکر“ میں ڈلنے کے لیے نہیں صرف اسے مسئلہ کی حقیقت معلوم کروانے کی خاطر اختیار کیا ہے چنانچہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے۔ ارشاد النحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی رحمہ ۱ ص ۲۶۵ لکھا ہے ”التقلید الفعل بقول من لیس قولہ اعدی لرح بلا حرج“ یعنی ”تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول جتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو“ (تحریری بات چیت۔ بندہ کی تحریر نمبر ۲ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرما دیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیر چیر نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

یہ انداز صرف اور صرف آپ کو سمجھانے کی خاطر اختیار کر رہا ہوں ورنہ آپ کے سوال کے جواب میں تو صرف اتنا ہی کہ دینا کافی ہے کہ حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضح درج ہے آپ سے ہی ملاحظہ فرمائیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشانہ ہی کر دی جائے گی۔ اس تیسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام ابن عبدالحق محرم ۱۴۰۲ھ

محترمی و مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے صرف مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے جناب محترم کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا تا کہ معلوم ہو جائے کہ تقلید کس کو کہتے ہیں اور آپ نے نوازش فرمائی کہ سابقہ



لغتوں کے کاغذات روانہ فرمائے ان سے کچھ حاصل نہ ہوتا تھا بندہ نے دوبارہ لکھا آپ نے پھر اسی تحریر کی طرف اشارہ فرمایا بلکہ تیسری بار بھی اسی لغتوں کے کاغذات سے کچھ عبارات نقل فرمادیں مگر آپ میری گزارش پہ خدا جانے کیوں توجہ نہیں فرماتے شاید مجھ سے لکھنے میں غلطی ہو جاتی ہے جس سے مطلب بگڑ جاتا ہے مگر میں نے یہی لکھا تھا کہ تقلید کا لفظ مسلک اہل حدیث اور مسلک حنفی دونوں بزرگوں کی کتب میں موجود ہے بلکہ فتاویٰ نذیریہ سے یہ عبارت بھی لکھی تھی ”بِحُجْرٍ تَقْلِيدِ الْمَفْضُولِ مَعَ وَجُودِ الْفَضْلِ“ جب یہ لفظ دونوں مسلکوں میں موجود ہے تو آپ سے اسی لفظ کی تعریف آپ کے اپنے مسلک کے مطابق پوچھی تھی مزید گزارش ہے کہ بدیہ المہدی ص ۱۱۰ میں ہے ”لَا بَدَّ لِلْعَامِيِّ مِنْ تَقْلِيدِ الْعُلَمَاءِ“ نیز کتاب سیدی والی ص ۳۷۵ میں اسی سے ملتے جلتے تقریباً الفاظ ہیں تو اب میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ ان جماعت اہلحدیث کے بزرگوں کی تصریحات کی روشنی میں تقلید کی تعریف اور اقسام مفصل بیان فرما کر عند اللہ ما جو رہوں تاکہ مسائل کے اشکالات رفع ہو جائیں اور حقیقت حال اجاگر ہو جائے بندہ کو ادھر ادھر بھیجنے کی بجائے خود ہی مطمئن فرمادیں تاکہ بات آسانی سے سمجھ آجائے۔ السائل محمد عبداللہ راشد

والسنہ من ذی القعدة ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب! زادنی ا تعالیٰ وایک علمانا فاعوا عملا صابحا وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

اما بعد ۱۲ محرم ۱۴۰۲ ہ بعد از نماز عصر آپ کا چوتھا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ نے اپنی تیسری تحریر میں لکھا: ”آپ اپنے پاس سے تسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرمادیں“ تو بندہ نے اس کے جواب میں لکھا۔ ”آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ”ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ”التقلید العمل بقول من لیس قوله احدی الحجج بلا حجة“ یعنی ”تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول جھوٹوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو“ (تحریری بات چیت۔ بندہ کی تحریر نمبر ۳ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرمادیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے“

نیز بندہ ہی نے لکھا ”حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمائیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشانہ ہی کر دی جائے گی“

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہو چکا ہے و الحمد علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل و علا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقمہ آپ کو بھیج دیا جائے۔

حضرت الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور عقیدہ علم غیب سے متعلق جو کچھ آپ نے کسی بزرگ سے سنا وہ ہمارا مسلک نہیں اس چوتھی تحریر کو بھی واپسی کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام ابن عبدالحق بقلم ۱۵ محرم ۱۴۰۲ ہ

مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمة اللہ

گزارش ہے کہ بندہ نے جو مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے کوشش کی کافی حد تک اس میں ناکامی نظر آ رہی ہے اور بات کو حل کرنے کی بجائے طول دیا جا رہا ہے البتہ اس دفعہ آپ نے لکھا ہے کہ بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشانہ ہی کر دی جائے گی مکرمی اب بات کو مزید طول نہ دیں اور اپنا نظریہ اور معنی تقلید مع مدلل حکم تحریر فرمادیں آپ سے تقلید کا معنی اسی لیے متعین کروایا ہے کہ یہ لفظ آپ کے مسلک کی کتب میں بھی موجود ہے چنانچہ فتاویٰ نذیریہ ص ۷۹ اج میں ہے کہ افضل کی موجودگی میں مفضول کی تقلید جائز ہے اور ہدیہ المہدی ص ۱۱۰ میں ہے کہ عامی کے لیے تقلید علماء ضروری ہے اور کتاب سیدی والی ص ۳۷۵ میں ہے ائمہ اہل سنت میں سے کسی ایک

امام کی تقلید کو جو بغیر کسی تعین کے ہو واجب قرار دیتے ہیں اور مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں اور ان کو (یعنی عوام الناس) تقلید سے چارہ بھی نہیں اجتہاد و تقلید ص ۵۶ علماء اہلحدیث کی ان تصریحات کے پیش نظر اب آپ اپنا نظریہ بیان فرمادیں تاکہ مجھے سمجھنے میں آسانی رہے اور تقلید کا ایسا معنی فرمادیں جس کو فریقین تسلیم کرتے ہوں آگے تفصیل میں گرچہ اختلاف ہو اور یا دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کا نظریہ ان علماء اہلحدیث سے ہٹ کر ہو یعنی تقلید کسی صورت بھی جائز نہیں حرام ہے اور تقلید کا میرے نزدیک یہ معنی ہے جس کی وجہ سے یہ ہر حالت میں حرام ہے اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں اس دفعہ ضرور تکلیف فرما کر اس عقیدہ کو حل فرمادیں تاکہ حق بات کھل کر سامنے آجائے شاید اس میں دین کی بہتری ہو اور مجھ جیسے ناکارہ کو بات سمجھ آجائے۔

دارالتوجید والسنن منڈیالہ تیگہ ضلع

والسلام : محمد عبداللہ راشد

گو جرنوالہ 21/11/81

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب زادنی ا تعالیٰ وایک علما نفا و عملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد ۲۵ محرم ۱۴۰۲ھ بعد از نماز ظہر آپ کا پانچواں گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ”اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں“ محترم اپنی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دینا ادھر ادھر بھیجنا نہیں چنانچہ میری چوتھی تحریر کو ایک دفعہ پھر پڑھیں اس میں آپ کو ادھر ادھر نہیں بھیجا گیا صرف اپنی سابقہ تحریروں کا حوالہ دیا گیا ہے آپ کی سہولت کے پیش نظر اپنی چوتھی تحریر کو نیچے درج کر رہا ہوں :

”آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ”ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ”التقلید العمل بقول من لیس قولہ احدی النسخ بلا حجة“ یعنی ”تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول جنہوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو“ (تحریری بات چیت - بندہ کی تحریر نمبر ۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرمادیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھنا کوئی تہیہ خیر چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے“

نیز: بندہ ہی نے لکھا ”حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمائیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نپلے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشانہ ہی کر دی جائے گی“

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہو چکا ہے واللہ علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل و علا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقمہ آپ کو بھیج دیا جائے۔ ”اس پانچویں تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام ابن عبدالحق بقلم ۲۶ محرم ۱۴۰۲ھ“

[مولانا عبداللہ صاحب راشد اور حافظ عبدالمنان صاحب نورپوری کے درمیان تحریری گفتگو میں قاضی شمس الدین صاحب اور حافظ صاحب کی تحریری گفتگو کا حوالہ ہے اس لیے اس تحریر کو یہاں درج کیا جاتا ہے]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قاضی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کا سوال ہے امید ہے جناب جواب دے کر اس کی تسلی کریں گے سوال یہ ہے حضرت الامام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید قرآن و حدیث کی رو سے فرض ہے یا واجب ہے یا

سنت؟

نیز جو شخص حضرت الامام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید نہیں کرتا وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں کیسا ہے؟

ماسٹر محمد خالد ۲۱ شوال ۱۴۰۱ھ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

حضرت القاضی (۱)

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ

ایک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کوئی واجب نہیں کہتا اور نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت { **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبْنَا لِلنَّاسِ وَمَا يُغْتَابِلُ إِلَّا الْغَالِمُونَ** } خلاصہ یہ کہ مثالوں پر عمل کرنا تو سب لوگوں پر واجب ہے اور ان کو سمجھنا صرف علم والوں کا کام ہے۔ تو دوسروں پر واجب ہے کہ ان سے بلکہ کھراں پر عمل۔ شمس الدین

حضرت الحافظ (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ کی بات ہے کہ جناب محمد خالد صاحب نے وجوب تقلید کے اثبات میں حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا ایک فتویٰ بندہ کو دکھایا اور اس پر کچھ لکھنے کا مطالبہ کیا جسے اس نے قبول کر لیا۔

تو حضرت قاضی صاحب اپنے اس فتویٰ میں لکھتے ہیں ”نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت 1 { **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبْنَا لِلنَّاسِ وَمَا يُغْتَابِلُ إِلَّا الْغَالِمُونَ** } 2 لخ [اور یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کے واسطے اور ان کو سمجھتے وہی ہیں جن کو سمجھ ہے]

اہل علم کو معلوم ہے کہ جب تک دعویٰ میں مذکور الفاظ کے معانی متعین نہ ہوں اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ دعویٰ مدعی کی پیش کردہ دلیل سے ثابت ہو بھی رہا ہے یہ نہیں اور الفاظ دعویٰ کے معانی مدعی ہی متعین کیا کرتا ہے یا پھر اس کا کوئی وکیل۔

لہذا جناب ماسٹر صاحب سے اپیل ہے کہ وہ حضرت قاضی صاحب سے ان کے اپنے ہی دعوے میں مذکور الفاظ تقلید، نفس تقلید اور وجوب کے معانی متعین کروائیں کہ وہ اس مقام پر تقلید، نفس تقلید اور وجوب سے کیا کیا معانی مراد لے رہے ہیں تاکہ جائزہ لیا جاسکے آیا ان کا دعویٰ ”نفس تقلید کا وجوب“ اللہ تعالیٰ کے قول { **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبْنَا لِلنَّاسِ وَمَا يُغْتَابِلُ إِلَّا الْغَالِمُونَ** } سے ثابت ہوتا بھی ہے یا نہیں؟

ابن عبدالحق بقلمہ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ ۲۳ شوال ۱۴۰۱ھ

1 اس مقام پر ”ہے“ کا لفظ حضرت قاضی صاحب کی تحریر میں نہیں نیز ان کی تحریر کے آغاز میں تسمیہ نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



2 العنکبوت ۲۰۲۳ پ ۲۰

حضرت القاضی (۲)

## قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 01 ص 575-595

محدث فتویٰ